سوال

(156) کچھ جانور حلال تو کچھ جانور حرام کیوں کیے گئے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کچھ جانور حلال تو کچھ جانور حرام کیوں کیے گئے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اللہ سبحانہ وتعالی انسان کو ہر زندگی کے ہر شعبے میں آزماتا ہے، اٹھنے بیٹھنے میں، کھانے پینے میں، لباس پانے کھونے میں، شادی غمی میں تجارت وکاروبار میں کھیتی باڑی میں بادشاہی اور سلطنت میں سماجی اور معاشرتی اقتصادی اور دولت وغربت بیماری اور صحت، سیاحت اور تدبیر منزل عبادات ومعاملات یعنی کہ ہر بات میں امتحان ہوتا ہے اس میں کون سا اعتراض ہے اس کو کیوں حلال کیا اور اس کو کیوں حرام کیا، علاوہ ازیں! جن چیزوں کو حرام کیا گیا ہے وہ آج کی سائنس یا علوم تجربات ومشاہدات کی بنا ثابت ہو چکیں ہیں کہ وہ چیزیں جسمانی یا روحانی طور پر واقعی نقصان کار ہیں۔ تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔ لہذا ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ تعالی پر بھروسہ کریں کہ جو چیز انہوں نے حرام کی ہے وہ دراصل ہمارے لیے ظاہری یا معنوی طور پر نقصان کار ہے، جس نے اللہ تعالی پر ایمان اور بھروسہ نہ رکھا وہ ذلیل ہوتا رہا، باقی یہ کہنا کہ اگر کوئی شراب بناتا ہے اس لیے کہ کون اس کو پیتا ہے اور کون اس سے پرہیز کرتا ہے اس پر کیا گناہ! تو ایسا سوال کرنے والوں کو شرم آنی چاہیے، اللہ تعالی تو مالک ہے جس نے یہ کائنات پیدا ہی آزمائش کے لیے کی ہے، اس کو ہر طرح کا حق ہے کہ ہم سے پوچھے اور آزمائش کرے مگر دوسرے انسان کو یہ حق نہیں کہ وہ دوسروں کی آزمائش کرے اگر کوئی ایسے کرتا ہے تو وہ خود پہلے امتحان ہے اور جو خود امتحان میں ہو وہ دوسرے کا کیا امتحان لے گا یا اس کے امتحان کا اس کو کیا حق ہے؟ کیا یہ حضرات دوسرے انسانوں کو بھی اللہ تعالی کا مسند پر بٹھانے کے خواہ ہیں؟ اللہ اکبر ثابت کریں خدائی دعوی؟

ان صاحبوں سے عقل چھین لی گئی ہے جو اب اللہ تعالی کے اختیارات اور اس کی خاص باتوں کو دوسرے انسانوں کے حوالے کرنے کا سوچ رہے ہیں۔ یا وہ اپنی ہی عقل کے دشمن بننے کے لیے ایسے بودے ثبوت فراہم کر رہے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ ''نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہے۔'' ہوسکتا ہے ان لوگوں کو اعتراضات کے نمبر بڑھا کر اسلام دشمنی کا واشگاف اعلان کرنے کا شوق دامنگیر ہے، بہر حال یہ سوال سراسر فضول اور بیہودہ ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر553

محدث فتویٰ